50 سے زائد علما و مفتیان کرام کے
فتاویٰ و تصدیقات کے ساتھ

جسٹس کرم شاہ الازہری
کے اہلسنت و جماعت سے اعتزالی نظریات کا تحقیقی و

علمی محاسبہ

از
مولانا محمد فاروق قادری رضوی (یو۔کے)

انجمن فکرِ رضا (یو۔کے)

پچاس سے زائد علماء ومفتیان کرام کے فتاوٰی وتصدیقات وتاثرات کے ساتھ

جسٹس کرم شاہ بھیروی کے

اہلسنّت وجماعت سے اعتزالی نظریات کا تحقیقی وتنقیدی و

علمی محاسبہ

مولانا محمد فاروق قادری رضوی

ناشر: انجمن فکر رضا U.K

نام کتاب......علمی محاسبہ

مئولف......مولانا محمد فاروق رضا قادری رضوی

بااہتمام......انجمن فکر رضا U.K

تعداد......1100

سن اشاعت......جولائی 2013ء

صفحات......512

قیمت......600روپے (GBP 15)

ملنے کا پتہ

Gloucester College,
Derby Road,
Gloucester GL1 4AE
Email : shahkot@hotmail.co.uk

﴾فہرست﴿

مولوی احمد سعید کاظمی نے رسول کریم ﷺ سے "صورۂ گناہ" منسوب کیا

ان کی آواز کی کیسٹ بندہ کے پاس موجود ہے

مولوی کاظمی صاحب اپنے مریدین مولویان اللہ بخش نیر اور غلام رسول سعیدی کے فتاویٰ کی زد میں بلکہ اپنے ہی فتویٰ کی زد میں ہے۔

سوال:

کیا لفظ "گناہ" موصوف کی وفات کے بعد مفت کے مفتی اقبال سعیدی کے نفسانی خواب کی بنا پر "صورۂ ذنب" لکھ دینے سے کاظمی کے کھاتے سے نکل جائے گا؟ جب کہ الفاظ "گناہ اور ذنب" صریح ہیں ان کی کوئی تاویل نہیں؟

مولوی صدیق ہزاروی شیطان لکھتا ہے

خلاف اولیٰ کی تشریح

ترجمہ کتاب "نورالایضاح" میں شیطان تشریح کرتا ہے (صفحہ 20) وہ عمل کہ اس کا نہ کرنا بہتر تھا۔ کیا تو کوئی حرج نہیں اور نہ ہی کسی قسم کی جھڑک ہے۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

سوالات: کسی مدعی میں اتنا علم ہے کہ جواب دے سکے

1: رسول کریم ﷺ سے خلاف اولیٰ منسوب کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ ﷺ نے وہ کام کیے جو بہتر نہیں تھے یعنی غیر مستحب (معاذ اللہ) کیا ان کاموں پر جو بہتر نہ تھے مواخذہ نہیں ہوتا؟

2: یہ لکھنا کہ رسول کریم ﷺ نے خلاف اولیٰ کام کیے (معاذ اللہ) کوئی حرج نہیں اور نہ ہی کسی قسم کی جھڑک تو پھر کیا یہ تشریح ایک دوسرے سے متضاد نہیں؟

3: خلاف اولیٰ اگر نا بہتر یا گناہ ہے تو پھر یہ ذنب کی تاویل تو نہ ہوئی؟

4: خلاف اولیٰ اگر گناہ نہیں اور نہ ہی کسی قسم کی جھڑک تو پھر معافی کس بات کی۔

ذنب کا لغوی ترجمہ:

"المنجد" میں ذنب کا ترجمہ "الجرم" ہے عربی داںوں میں لفظ جرم ہی مستعمل ہے۔ یہ صریح لفظ ہے۔ اس کی کوئی تاویل نہیں جس طرح اردو میں لفظ گناہ کی کوئی تاویل نہیں اس لیے خلاف اولیٰ نہ ہی ذنب کا معنی ہے اور نہ ہی اس کی تاویل۔

رسول کریم ﷺ کے افعال مبارکہ پر ممتحن کی طرح نمبر لگانا کہ فلاں فعل خلاف اولیٰ تھا یا ترک افضل کیا

قارئین کرام!

1) رسول کریم ﷺ کے افعال مبارکہ سنت ہوتے ہیں۔ یہ سب کو پتہ ہونا چاہیے۔

2) رسول کریم ﷺ نے وہی کیا جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ (اتبع مایوحیٰ الی)

3) جن افعال مبارکہ میں ملّاؤں نے نمبر لگائے۔ مثلاً وضو کرتے ہوئے، عضو تین بار کی بجائے ایک بار دھوئے، طواف اونٹنی پہ کیا، حجر اسود کو دور سے چھڑی کے اشارہ سے چوما اور اسی طرح کے کئی اور افعال مبارکہ جنہیں کم نظر اور کم عقل چن چن کر یہ کہتے ہیں فلاں فعل میں خلاف اولیٰ کیا اور فلاں میں ترک افضل۔

پہلی بات:

رسول کریم ﷺ کی بعثت پہلے تھی۔ ملّا تو بہت بعد میں پیدا ہوئے جنہوں یہ پیمانے بنائے۔

دوسری بات:

یہ پیمانے امت کے لیے ہیں نا کہ رسول کریم ﷺ کے لیے۔

تیسری بات

رسول کریم ﷺ نے امت کی آسانی اور تعلیم کے لیے وہ افعال مبارکہ کیے۔ جو کہ ہم پر ایک احسان عظیم ہے۔

چوتھی بات:

ممتحن کی طرح افعال مبارکہ پر نمبر لگانا بے ادبی ہے اور بعض دفعہ سنگین غلطی ہو جاتی ہے۔

اصل مسئلہ:

آپ ﷺ کی سنت مبارکہ اولیٰ ہے تو ملّاں کے پیمانوں سے کچھ اولیٰ ہوتے اور کچھ خلاف اولیٰ جو کہ غلط بات ہے۔ ذنب کا معاملہ رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس سے ہے۔ جس کا ترجمہ کاظمی نے صورۃً گناہ کیا ہے۔ اردو میں گناہ کا لفظ ایک ہی معنی دیتا ہے۔ اور پھر معافی سے متعلق کر دینا تو گناہ کی تصدیق کر دیتا ہے۔ جو بہت خطرناک بات ہے۔

آیات ذنب میں الفاظ لک (ل اور ک) اور ما تقدم و ما تاخر پہ کوئی مفسر غور نہیں کر رہا جو کہ اس آیۃ کی اصل روح ہے (لذنبک و من ذنبک میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے)

نبی التوبہ سے معافی منسوب کرنا

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ در رسول کریم ﷺ پہ توبہ کی جاتی ہے۔ رسول کریم ﷺ تو خود ہی نبی التوبہ ہیں۔ اور آپ ﷺ گناہوں کو بخشنے والے (غافر) ہیں۔

معافی کے لیے اعتراف گناہ لازمی ہے اور پھر توبہ کرنا

سوال: کیا رسول کریم ﷺ کے افعال مبارکہ میں (معاذ اللہ) کوئی ایسی بات تھی کس جرم کی معافی (59 سال کی عمر مبارک کے وقت)

سوال: رسول کریم ﷺ نے معاذ اللہ کوئی یا کبھی اعتراف گناہ کیا۔

خطا بخش لازم و ملزوم ہیں...... بخش کے لیے توبہ کی شرط ہے

سوال: کیا کبھی رسول کریم ﷺ کو توبہ کا حکم دیا گیا (معاذ اللہ)

ترجمہ البیان

علامہ احمد سعید کاظمی کی حیات میں پہلے ایڈیشن میں لفظ صورۃً گناہ اور معافی لکھا ہے

بندہ کے پاس موصوف کی تقریر کی کیسٹ موجود ہے جس میں بار بار صورۃً گناہ بولتا ہے کون ذمہ دار ہے (جواب)

1: پہلے ایڈیشن میں جو کہ علامہ احمد سعید کاظمی کی زندگی میں طبع ہوا اور ان کے نام سے ہی منسوب ہے۔ ذنب کا ترجمہ صورۃً گناہ لکھا گیا ہے۔ ظاہر ہے اس کی ذمہ داری علامہ صاحب پر ہی ہے اور روز قیامت ان سے جواب طلب کیا جائے گا۔

2: گناہ کا لفظ چاہے جتنے بھی القابات کے ساتھ لکھیں مثلاً صورۃً گناہ وغیرہ۔ گناہ ہی شمار ہوگا۔ اور چونکہ یہ اردو زبان کا لفظ ہے اور موصوف کی مادری زبان بھی اردو ہی تھی اس لیے اس لفظ کی کوئی تاویل نہیں۔ (شارح بخاری مفتی محمد شریف امجدی کا فتویٰ جو کہ مبارک پور بھارت سے منگوایا ہے مفتی صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس کا عکس ملاحظہ فرمائیں)

3: علامہ احمد سعید کاظمی صاحب نے جو فتویٰ دیا تھا وہ بھی ظاہر الفاظ کی بنا پر تھا چاہے کچھ کہنے والا لاکھ بار کہے کہ میری یہ نیت نہ تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس لیے علامہ صاحب اپنے ہی فتویٰ کی رو سے اپنے ترجمہ کی بنا کر کیا ہیں؟ یہ پاکستان کا کوئی مفتی مدعی علم وغیرہ میں اگر علمی جرأت، اخلاقیات کی روشنی، ضمیر کی زندگی، حساب دینے کا خوف اور رسول کریم ﷺ کے دین کی بلندی کا اگر ذرہ بھر بھی احساس ہے تو اس کا جواب ضرور دے۔ ورنہ روز قیامت اس کا علم آگ کا طوق بن کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اور فرمان رسول کریم ﷺ کے مطابق یہ مفتی یا عالم ائمۃ المضلین کی صف میں کھڑا ہوگا۔

4: بندہ نے لـذنبک و مـن ذنبک میں ایک صفحہ خصوصاً موصوف کے متعلق ایک سوال کی صورت میں لکھا تھا کہ موصوف کی وفات کے بعد "البیان" کے دوسرے ایڈیشن میں جو مرضی تبدیلی کر دیں۔ پہلے ایڈیشن میں صورۃً گناہ کے الفاظ کیا موصوف کے اعمال نامہ سے نکل جائیں گے۔ موصوف کے پسران و مریدین جو کہ دین کے ٹھیکیدار بنتے ہیں اس سوال کا جواب نہ دے سکے۔ ظاہر ہے جواب تو یہی ہے ناں کہ علامہ صاحب کے اعمال نامہ میں اب تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ لفظ صورۃً گناہ اور معافی جو کہ رسول کریم ﷺ سے متعلق کی گئی تھی اس کی ذمہ داری اور بوجھ علامہ صاحب پر ہی ہے۔

کیا یہ دونوں ترجمے ایک ہیں...... کاظمی کی کہانی...... ولید مری خبیث کی زبانی

ہفت روزہ خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور (5 نومبر 1999ء)

نام........ مغفرت ذنب، مصنف........ صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر صاحب

قیمت........ درج نہیں، اشاعت اول 1998ء

ملنے کا پتہ: رکن الاسلام پبلی کیشنز آزاد میدان حیدرآباد

صفحات: 60

صاحبزادہ محمد زبیر صاحب حضرت خواجہ شاہ مفتی محمد محمود الوریؒ کے صاحبزادے بریلوی مسلک کی کتاب "رکن دین" کے مصنف حضرت خواجہ شاہ محمد رکن الدین الوری کے پوتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتب "مغفرت ذنب" ان کی اس تحقیق پر مبنی ہے جو انہوں نے سورۃ فتح کی آیت نمبر 2 لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر کے ترجمے کے بارے میں کی ہے۔ ان کی اس تحقیق کا لب لباب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان

بریلوی نے اس آیت کا ترجمہ صحیح نہیں کیا بلکہ اپنے خود ساختہ عشق رسول ﷺ کے زیر اثر ترجمہ کیا ہے جو کئی احادیث نبوی ﷺ کے صریح خلاف ہے۔

مولانا احمد رضا خان صاحب نے اسکا ترجمہ کیا ہے۔

تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے۔

صاحبزادہ محمد زبیر کا موقف ہے کہ اس کا ترجمہ یوں ہونا چاہیے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ بخش دے آپ کے اگلے اور پچھلے وہ امور جن کو آپ گناہ سمجھے ہوئے ہیں"

یہ ایک نہایت سنجیدہ الزام ہے

اپنے موقف کو صحیح ثابت کرنے کے لیے ڈاکٹر زبیر نے علامہ رازی، امام عسقلانی، امام قسطلانی، علامہ سیوطی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ فضل حق خیر آبادی، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین، مفتی محمد مظہر اللہ شاہ، پیر کرم شاہ الازہری کی تحریروں سے اقتباسات پیش کیے ہیں جو ان کی تحقیق سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اور ان کے ترجمے کی تائید کرتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم نے اپنے مسلک کے علمائے کرام کے تراجم پر بھی نظر ڈالی جو اس وقت فقیر کے گھر میں دستیاب تھے۔ ہمیں ان میں زبیر صاحب کے ترجمے سے سو فیصد مطابقت نظر آئی۔

1: مثلاً حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، تاج کمپنی سے شائع شدہ قرآن پاک میں اس آیات کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں کہ " تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے"

2: شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی نور اللہ قدس سرہ " تا کہ معاف کرے تجھ کو

اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے"

3: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری اپنے مشہور زمانہ ترجمہ قرآن میں رقمطراز ہیں " تا کہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دے۔"

4: ابن کثیر لکھتے ہیں " تا کہ جو گناہ تیرے آگے ہوئے اور جو پیچھے رہے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دے۔"

ترجمہ مولوی محمد صاحب جونا گڑھی اہل حدیث عالم

اس سلسلے میں علمائے دیوبند کا موقف وہی ہے جو شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن کے مترجم قرآن میں اس آیت پر علامہ شبیر احمد عثمانی نے بطور حاشیہ تحریر کیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

"نتیجہ یہ ہوا کہ صلح حدیبیہ سے فتح مکہ تک یعنی تقریباً 2 سال کی مدت میں اتنی کثرت سے لوگ شرف باسلام ہوئے کہ کبھی اس قدر نہ ہوئے تھے خالد بن ولید اور عمر بن العاص جیسے نامور صحابہ اسی دوران اسلام کے حلقہ بگوش بنے۔ یہ جسموں کو نہیں دلوں کو فتح کر لینا اسی صلح حدیبیہ کی برکت تھی۔ اس صلح کے سلسلے میں جن علوم و معارف قدسہ اور باطنی مقامات و مراتب کا فتح باب ہوا ہوگا۔ اس کا اندازہ تو کون کر سکتا ہے ہاں تھوڑا سا اجمالی اشارہ حق تعالیٰ نے ان آیتوں میں فرمایا ہے یعنی جیسے سلاطین دنیا کسی بہت بڑے فاتح جنرل کو خصوصی اعزاز و اکرام سے نوازتے ہیں خداوند قدوس نے اس فتح مبین کے سلسلے میں آپ ﷺ کو چار چیزوں سے سرفراز فرمایا جن میں پہلی چیز غفران ذنوب ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ تک سب کوتاہیاں جو آپ کے مرتبہ رفیع کے اعتبار سے کوتاہی سمجھی جائیں معاف ہیں۔"

یہ بات اللہ تعالیٰ نے کسی اور بندہ کے لیے نہیں فرمائی مگر حدیث میں آیا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضور ﷺ اس قدر عبادت اور محنت کرتے تھے کہ راتوں کو کھڑے

دوسرا بانی السعید مولانا سید احمد سعید کاظمی صاحب کا دونوں ترجمے پڑھیے اور مدیر صاحب کی عقل پر ماتم کیجئے۔

پہلا ترجمہ: تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے تمہارے پچھلوں کے (مولانا احمد رضا خان صاحب)

مدیر صاحب نے فرمایا کہ "یہ ترجمہ بے شک تحقیق و جستجو کا شاہکار ہے اور عشق رسول ﷺ سے معمور ہے یہ حق ہے یہ درست ہے۔ یہ صحیح ہے۔

حیرت ہے! یہ کس قسم کا عشق ہے جو قرآن کریم کے لفظوں کو توڑنے پر مجبور کرتا ہے۔

اسی آیت کا ترجمہ علامہ سید احمد سعید کاظمی نے یہ کیا ہے۔

دوسرا ترجمہ: تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے معاف فرما دے آپ کے اگلے اور پچھلے (بظاہر) خلاف اولیٰ سب کام (جو آپ کے کمال قرب کی وجہ سے محض صوریت ذنب یا حقیقت میں حسنات الابرار سے افضل ہیں)

کیا بیک ہی آیت کے اس قسم کے دو مختلف مفہوم ہیں جو ایک دوسرے کی ضد ہوں؟

ان دو مختلف ترجموں سے اعجاز قرآن ظاہر ہوتا ہے یا ایک مترجم کی نا اہلی جس نے جان بوجھ کر ترجمے میں تحریف کی۔

سعید کاظمی صاحب کا مفہوم وہی ہے جو علمائے سابقہ کا اور علمائے دیوبند کا ہے البتہ رضا صاحب کا ترجمہ وہی ہے جس پر ڈاکٹر زبیر صاحب نے اعتراض کیا ہے۔

اہل رضا خانی والے مضمون سے ایسا لگتا ہے کہ خود بریلوی علمائے کرام میں بھی ایک دولت دار طبقہ ایسا ہے جو کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی کا ترجمہ درست نہیں جبکہ غزالی دوراں کا کیا ہوا ترجمہ درست ہے۔

بد قسمتی سے مولانا احمد رضا خان بریلوی کے اس ترجمے سے ایک نیا فرقہ پیدا ہو رہا

ہے۔ جو کہتا ہے کہ اس آیت کا ترجمہ اور تشریح کرتے وقت خواہ ذنب یا اس کا ترجمہ گناہ یا خطا وغیرہ سے کر کے اس کی نسبت حضور اکرم ﷺ کی طرف قائم رکھنا یہ غلط ہے بلکہ سنگین بے ادبی، گستاخی جہالت اور گمراہی ہے اور ایسا کرنے والا نبی کا گستاخ اور کافر ہے، جہنم اس کا مقدر ہے آخرت اس کی برباد ہوئی اور عبداللہ بن ابی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ غور فرمائیں۔

اگر آپ اس فتویٰ سے متفق ہیں تو پھر علامہ سید محمود آلوسی، علامہ ملا علی قاری، حضرت قاضی عیاض، علامہ تاج الدین سبکی، امام رازی، علامہ سیوطی، امام عسقلانی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ فضل حق خیر آبادی، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالقادر، شاہ رفیع الدین، مولانا اشرف علی تھانوی، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری، شیخ الہند حضرت محمود الحسن دیوبندی اور خود غزالی دوراں مولانا سید سعید احمد کاظمی کے متعلق کیا کہیں گے؟ کیا ان کی بھی آخرت برباد ہوگی۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ خاکم بدہن! کیا یہ سب کے سب...... ہو گئے۔

ہمارا موقف ہے کہ سورۃ فتح کی آیت نمبر 2 در اصل تعظیم و تکریم کا ایک جملہ ہے جو حضور اکرم ﷺ کی عزت افزائی اور ان کی فضیلت و شان اور مرتبہ و مقام کو بیان کرنے کے لیے لایا گیا ہے اس تحریر سے عصمت انبیاء پر کوئی زد نہیں پڑتی، کوئی آنچ نہیں آتی۔

یہ مختصر سا کتابچہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ابھی ویسے وارث الانبیاء علمائے کرام کا وجود باقی ہے جو حقیقت کے امین ہیں کوئی شبہ چھوڑ کر ختم لگاتے بلکہ ہر بات کا علماء قدیم اور علمائے جدید کی تحریروں کی روشنی میں تجزیہ کرتے ہیں اور صحیح کو پا لینے کے بعد بے باکانہ دلیل اس کا اظہار کرتے ہیں اپنے مسلکوں میں نہیں چھپاتے۔

ہم صاحبزادہ ڈاکٹر زبیر صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اس دور فتن میں جبکہ اندھی عقیدت عقل کی بجائے جذبات کا سہارا لیتی ہے انہوں نے پتھروں سے چٹنے کی بجائے عقل و دانش کے پھول برسائے ہیں۔

یہ کلمہ حق ہے جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ صاحبزادہ اسی طرح سچ مچ کا پرچار کرتے رہیں۔ اور ان کے پائے استقامت میں لرزش نہ آنے پائے۔

یہ خوبصورت کتاب جو خالص تحقیق پر مبنی ہے۔ اس لائق ہے کہ اسے ہر لائبریری کی زینت بنایا جائے۔

مدعیان علم توجہ فرمائیں

قارئین کرام!

اس خبیث دیوبندی کا جواب سب علمائے اہل سنت رضویوں پر لازم تھا (جو ہم نے دیا ہے) اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے نام پر ٹکڑے کھانے والے چپ ہیں۔ ان کو چاہیے کہ شرم سے ڈوب کر مر جائیں۔

ابو داؤد بتائے کیا وہ اس دیوبندی کی بکواس سے متفق ہے۔ اگر نہیں تو کیا اس کے رد میں ایک لفظ بھی لکھا۔ کیوں نہیں لکھا۔ کیا کاظمی اعلیٰ حضرت سے بڑا ہے کہ اس کے بدلے اعلیٰ حضرت کے بارے میں بکواس برداشت کی جائے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

لفظ گناہ کے متعلق فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دار الافتاء دار العلوم اشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ انڈیا از الحاج مولانا محمد شریف الحق صاحب امجدی شارح بخاری

الجواب

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے سورۃ فتح کی آیت کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر کا جو ترجمہ فرمایا ہے وہ فی الواقع ایک آپ کا نہیں بلکہ بہت سے آئمہ اسلام و مفسرین اسلام کا ترجمہ ہے بلکہ وہ قرآن حکیم کے اسلوب بلیغ کا مظہر ہے۔

ہم سب سے پہلے اسی امر کی وضاحت کرتے ہیں پھر انشاء اللہ اسے غلط قرار دینے والوں کے دلائل کا جائزہ لیں گے۔ اس بے مایہ نے اپنی تالیف عصمت انبیاء میں آیت مذکورہ کی ایک تفسیر کے طور پر اس کی وضاحت یوں کی ہے۔

خطاب حضور علیہ السلام سے ہے لیکن "ذنب" کی نسبت آپ کی طرف حقیقی نہیں، حقیقت میں یہاں ذنب کا تعلق آپ کی امت اور اہل بیت سے ہے اور ایجاز حرف یا مجاز عقلی کے طور پر آپ کی طرف اس کی اسناد فرمائی گئی ہے۔

1: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے آیۂ کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر کا جو ترجمہ کیا ہے وہ احادیث صحیحہ کے عین مطابق ہے۔ قرآن حکیم کے اسلوب خطاب کے مطابق ہے۔ بہت سے آئمہ اعلام و علمائے کرام کے مطابق ہے جیسا کہ ماسبق میں واضح کیا گیا۔ اس لیے اس ترجمہ کو احادیث صحیحہ کے خلاف بتانا

مولوی غلام رسول سعیدی نے اپنے گرو مولوی کاظمی کی علمیت کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے

لکھتا ہے

ذنب کا ترجمہ گناہ کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے جن بزرگوں نے ذنب کا ترجمہ گناہ کیا ہے وہ ان کے علمی تسامح پر محمول ہے۔ ہمارے عرف میں گناہ کا لفظ ترک اولیٰ یا اجتہادی خطا کے لیے مستعمل نہیں ہے۔ (شرح مسلم ج 7 صفحہ 346)

کاظمی صاحب کا اپنا فتویٰ

لکھتا ہے

توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے۔ توہین کرنے والے کے قصد و نیت اور اس کے قرآن حال کو نہ دیکھا جائے گا ورنہ توہین رسالت کا دروازہ کبھی بند نہ ہو گا کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائے گا کہ میری نیت وارادہ توہین کا نہ تھا اسی طرح ہر وہ کلام جو عرف ومحاورے سے توہین کے معانی ومفہوم ہوتے ہیں توہین ہی قرار پائے گا خواہ وہ اس میں ہزار تاویلیں ہی کیوں نہ کی جائیں۔ (سعید احمد کاظمی 25 نومبر 1487ھ)

کیسا ہے......؟ کاظمی صاحب خود الفاظ 'گناہ' بار بار بول رہے ہیں

قارئین کرام...... یہ ہیں لباس خضر میں کیسے کیسے لوگ

اعلیٰ حضرت کی طرف معنوی تحریف وافتراء

قارئین کرام:

مولوی کاظمی کے شاگرد و مرید عبدالمجید رحیم یار خانی نے بار بار لفظ ترک اولیٰ کو ذنب کی تاویل بتاتے ہوئے فتاویٰ رضویہ کا نام لیا ہے۔ لیکن یہ دھوکہ دینے کی ناکام کوشش ہے۔ پہلا فریب یہ ہے کہ کوئی عبارت پیش نہیں کی اور صرف اپنی باطل رائے کا اظہار کرتا ہے اور دیے الفاظ میں نبوت کے خلاف نسبت کو درست ثابت کرتا ہے لیکن دروغ گو حافظہ نہ دارد کے تحت سیات المقربین لکھ کر اس نے خود اپنی تردید کر دی ہے۔ کہ حضور اکرم ﷺ سب سے مقرب انبیاء سے بالاتر ہیں اگر وہ آپ کے جواز کا قائل ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ حضور ﷺ کو مقرب نہیں مانتا (معاذ اللہ) جو انکار عظمت وکفر ہے مگر اس کو کوئی خیال نہیں کہ کاظمی کی حمایت میں رسول اللہ ﷺ کے قرب کا انکار کر رہا ہے۔ اور آپ کو درجہ نبوت سے بلند نہیں مانتا جو مقام قرب خاص سے انکار کے مترادف ہے (معاذ اللہ)

دوسری اہم بات یہ ہے کہ:

مسئلہ ذنب کا تعلق رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس سے ہے۔ یہ عقیدہ کا معاملہ ہے نہ کہ عمل کا۔ عمل کے متعلق تو فقہاء کوئی اسے مستحب قرار دے دیتا ہے کوئی واجب قرار دے دیتا ہے اور کوئی ترک اولیٰ وغیرہ وغیرہ۔ فقیہ کی عمل کے متعلق رائے عقیدہ کے مسئلہ پر کیسے حاوی ہو سکتی ہے؟